تنقید و تبصرہ

فوائدِ جامعہ بر عجالہ نافعہ

تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ شارح مولانا محمد عبدالحلیم چشتی

"عجالہ نافعہ" نام کا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فارسی زبان میں ایک مختصر سا رسالہ "در فوائد متعلقہ بعلم حدیث" ہے، جو آپ نے سید قمرالدین الحسنی کے شوق و خواہش پر رقم فرمایا تھا۔ حضرت شاہ صاحب اس رسالے کی تمہید میں لکھتے ہیں کہ اگر مضامین ایں رسالہ را کسے نصب العین خود سازد در فنون حدیث خوض نماید از غلط و خطا مامون و از تصحیف و تحریف مصئون باشد و در تقیح و تضعیف معیارے درست بدست داشتہ باشد"

اس رسالے میں شروع میں "طبقاتِ کتب حدیث" کا ذکر ہے اس کے بعد بعض راویوں کے ناموں کی تحقیق کی گئی ہے پھر کتب حدیث کے اقسام کا بیان ہے۔ ایک فصل "در ذکر سندِ علم حدیث" ہے۔ عجالہ نافعہ کا فارسی متن کل ۲۶ صفحے کا ہے مولانا محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دارالعلوم دیوبند) نے پہلے تو اس فارسی متن کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ پھر اس پر "فوائد جامعہ" لکھے ہیں جو زیر نظر کتاب کے صفحہ ۶۳ سے شروع ہو کر ۴۴۵ پر ختم ہوتے ہیں ان فوائد کی نوعیت یہ ہے کہ رسالہ عجالہ نافعہ میں مترجم نے جو باتیں بھی تشریح طلب پائی ہیں موصوف نے ان "فوائد جامعہ" میں اسے بڑی تفصیل سے بیان کر دیا ہے، مثلاً یہ رسالہ سید قمرالدین حسنی کی خواہش پر لکھا گیا۔ ایک فائدہ میں صاحب موصوف کے حالات مذکور ہیں۔ اور ساتھ ہی لکھ دیا ہے کہ حالات کے لئے "نزہتہ الخواطر" ملاحظہ ہو۔

رسالے کی تمہید میں شاہ صاحب نے ایک حدیث اِنّ للّٰہ فی ایام دھرکم نفحات الخ نقل فرمائی ہے مترجم نے فوائد میں بتایا ہے کہ اس حدیث کی کس نے تخریج کی اسی طرح اصل متن میں ایک جگہ یہ عبارت ہے "ایں علم بمنزلہ صرافی است" اس پر مترجم کا فائدہ یوں شروع ہوتا ہے "۔ اسی لئے نقادِ حدیث کو صیرفی الحدیث کہتے ہیں۔ امام اعمش المتوفی ۱۴۸ھ ابراہیم نخعی کو صیرفی الحدیث کہتے تھے۔۔۔۔ "

"طبقات کتب حدیث" کے ذیل میں شاہ صاحب نے قاضی عیاض کی مشارق الانوار کا ذکر کیا ہے۔ مترجم نے اس پر ایک مبسوط فائدہ لکھا ہے۔ اسی طرح عجالہ نافعہ میں جو بھی اسماء و اعلام آئے ہیں، مترجم نے بڑی تفصیل سے ان کے بارے

ہیں جامع معلومات بہم کردی ہیں، اور ساتھ ہی مراجع کا بھی ذکر کردیا ہے۔ "طبقاتِ کتب حدیث" کے سلسلے میں شاہ صاحب نے مثال کے طور پر چند کتابوں کے نام گنائے ہیں، جن میں کتب "بیہقی" اور کتب طحاوی" کا بھی ذکر ہے مترجم نے فائدے میں حافظ البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ اور حافظ طحاوی المتوفی ۳۲۱ھ کی جملہ تالیفات کے نام اور ان کے بارے میں ضروری معلومات جمع کردی ہیں۔ اور ساتھ ہی مرلحع کا بھی ذکر ہے۔

مولانا چشتی صاحب نے بعض مقامات میں صرف رسالے کی شرح پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس میں کچھ ضروری اضافے بھی کئے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ لکھتے ہیں کہ "شاہ عبدالعزیز نے فقہا و محدثین کے سلسلے میں چند ہی ناموں پر اکتفا کیا ہے ہم نے اس سلسلے میں چند ناموں کا اضافہ کرکے بڑی حد تک اس خلا کو پُر کردیا ہے"۔ یہ اضافہ کوئی ۱۱۲ صفحات کا ہے،

اس میں شک نہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کا اصل رسالہ علم حدیث کے طالبوں کے لئے بے حد مفید ہے اور اس سے یقیناً ان میں اس علم کے بارے میں ایک تنقیدی نظر پیدا ہوجاتی ہے مولانا چشتی نے اس کا اردو ترجمہ کرکے ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور اس سے بھی بڑی خدمت وہ فوائد جامعہ" ہیں، جو موصوف نے غیر معمولی محنت، تحقیق اور عرق ریزی کے بعد مرتب کئے ہیں۔ یہ فوائد اس موضوع پر گویا انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور انہیں اتنی اچھی زبان اور دل نشین اسلوب میں مرتب کیا گیا ہے کہ آدمی ان کو ایک تاریخ کی کتاب کی طرح پڑھتا جاتا ہے۔ یہ فوائد معلومات افزا بھی ہیں اور دلچسپ بھی اور اس کی وجہ سے زیر نظر کتاب محض ایک مخصوص فن کی نہیں رہی، بلکہ عام مطالعہ کی ایک علمی کتاب بن گئی ہے۔

نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی نے اسے بڑے اہتمام و سلیقے سے شائع کیا ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ ضخامت تقریباً ۶۵۰ صفحے بڑا سائز قیمت قسم اول ۱۵ روپے قسم دوم ۱۲ روپے۔

ترجمے اور فوائد کی ترتیب میں مولانا چشتی صاحب نے واقعی تحقیق کا حق ادا کیا ہے اور تلاش و تفحص میں کوئی کمی نہیں رہنے دی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ اتنا اور کرتے کہ زیر نظر رسالے کے مرتب حضرت شاہ عبدالعزیز کے مفصل حالات (اس سے زیادہ جتنے کہ وہ کتاب کے بیچ میں آئے ہیں) شروع ہی میں دے دیتے۔ تو اس کتاب کی افادیت اور زیادہ ہوتی، رسالے کے "فوائد جامعہ" ۵۰۰ صفحوں سے بھی زیادہ کے ہیں، لیکن صاحب رسالہ پر صرف چھ صفحے ہیں، کیا یہ بہتر نہ تھا کہ شروع میں شاہ صاحب کے حالات زندگی۔ ان کے عہد، ان کی علمی حیثیت اور ان کے افکار و خیالات کا بیان ہوتا تاکہ رسالہ کے ساتھ ساتھ صاحب رسالہ کا پورا تعارف ہوجاتا۔

ا۔ س

☆